

Safar-e-Adab

BEING THE STRING OF YOUR KITE

[www.safareadab.com](http://www.safareadab.com)

# چنگال

رسم الفت



# چنگال



از قلم رسم الفت

All Rights Reserved

**Copyright:** Rasme Ulfat (Author)

**Published by:** Safar-e-Adab

**Published On:** safareadab.com

---

To get published with us, contact us via email or website:

[safareadab.com](http://safareadab.com)

[safareadab@gmail.com](mailto:safareadab@gmail.com)

[khanumaira@safareadab.com](mailto:khanumaira@safareadab.com)

[adab@safareadab.com](mailto:adab@safareadab.com)

---

**Note:** We don't charge anything to publish online. If anyone charges any kind of fee in order to publish your write-ups in the name of Safar-e-Adab, please don't try to go ahead with them and immediately report them using the contact us button on our website. Thank you

## ضروری بات

چنگال کے تمام جملہ حقوق لکھاری " رسم الفت " کے نام محفوظ ہیں۔ کہانی کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں کسی دوسرے پلیٹ فارم یا سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے پہلے لکھاری کی اجازت درکار ہوگی۔ بغیر اجازت کہانی کا استعمال کرنے والوں پر سخت کارروائی کی جاسکتی ہے۔ اس کہانی اور اس میں موجود کردار محض تصوراتی ہیں۔ کسی بھی حقیقی کہانی یا انسان سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کسی بھی طرح کی مشابہت کو اتفاق سمجھا جائے





## پیش لفظ

میرے لکھنے میں وہ پختگی وہ تجربہ نہ سہی، لیکن ایک بات کے لئے میں اپنے رب کی ہمیشہ شکر گزار رہوں گی کہ اس نے مجھے احساس کی دولت دی۔۔۔ مجھے ان کہے جذبات کو محسوس کرنے کے ساتھ ساتھ انہیں تحریر کرنے کا، الفاظ میں ڈھالنے کا ہنر دیا۔۔۔ اتنی صلاحیت دی کہ میں قلم اٹھاؤں، تو محسوس ہونے والے لفظ بہ لفظ تحریر کر سکوں۔۔۔ میرے پاس تجربہ نہیں کیونکہ یہ میری پہلی تحریر ہے امید کرتی ہوں کہ آپ اس سفر میں میرا حوصلہ بڑھائیں گے

اب جب یہ قلم میرے ہاتھوں میں میری پہچان اور طاقت بن کہ آہی چکا ہے تو میرا آپ سے وعدہ ہے کہ میری تحریریں، ہماری معاشرتی بھائیوں کی اصلاح کے لئے ہوں گی۔۔۔

محبت میں بہت طاقت ہوتی ہے۔۔۔ وہ ہر تلخ لہجے کو اپنے رنگ میں ڈھال سکتی ہے۔۔۔ ہم کئی کہانیاں پڑھتے ہیں۔۔۔ کرداروں سے متاثر ہوتے ہیں۔۔۔ یہ کردار قطعاً فرضی نہیں ہوتے۔۔۔ یہ سب ہمارے ارد گرد موجود ہوتے ہیں۔۔۔ کچھ اپنی اچھائیوں سے پہچانے جاتے ہیں تو کوئی اپنی برائی عادات اور بد اخلاقی سے نمایاں ہوتے ہیں

ظلم کرنے والا اپنی عادات سے مجبور بھی ہو، تو بھی یہ طرفہ دکھ دے دے کر بھی یک روز تھک جائے گا۔۔۔ جن لوگوں پہ محبت اثر نہیں کرتی۔۔۔ وہ اپنے اندر پلنے والے حسد اور نفرت سے ہی ٹوٹ پھوٹ جاتے ہیں اور جو لوگ محبتیں بانٹتے ہیں وہ کبھی نہیں بکھرتے۔۔۔

اس کہانی میں میں نے ہر ممکن کوشش کی ہے کہ کوئی بھی کردار نظر انداز نہ ہو چاہے وہ نیگٹیو ہو یا پازٹیو، ہیر و ہو ہیر وئن ہو یا کوئی اولڈ کردار میں نے پوری کوشش کی ہے کہ کسی کے ساتھ بھی نہ انصافی نہ ہو۔۔۔ یہ کوئی رومینٹک ناول نہیں ہے کچھ لوگوں کا ماننا ہے کہ ناول جب تک رومینٹک نہ ہو پڑھنے میں مزا نہیں آتا میں نے کوشش کی کہ اس ناول میں رومینس صرف فیل ہو، محبت، خلوص، چاہت اور کہانی کے پلاٹ میں لیکن دکھائی نہ دے

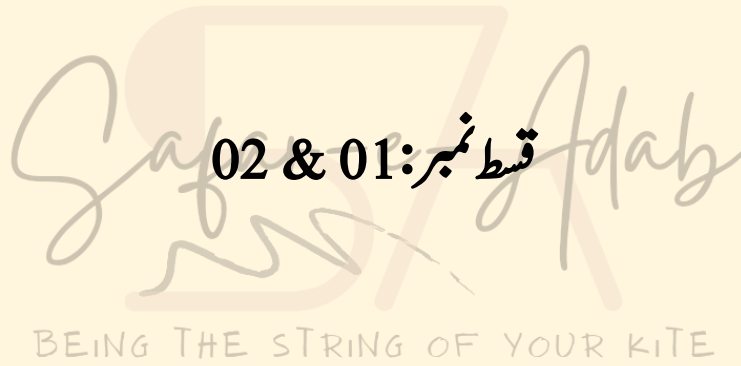
آپ نے اس کا فیڈ بیک دینا ہے کہ میں کامیاب رہی یا ناکام یہ کسی ایک حصے یا سین کو پڑھ کر فیصلہ نہیں کرنا بلکہ مکمل ناول کی روشنی میں اپنی قیمتی آراء سے آگاہ کیجئے

امید ہے آپ سب کو یہ ناول پسند آئے گا اس ناول کے بارے میں فیڈ بیک ضرور دیجئے گا۔۔۔ میں آپ کی ہر طرح کی آراء کی منتظر رہوں گی

BEING THE STRING OF YOUR KITE

آپ کی محبت کی متلاشی آپ کی دعاؤں کی طالب

رسم الفت



سفر کا جذبہ ذہنی اور جسمانی تجسس ہے۔

یہ ایک جذبہ ہے۔

اور میں ان لوگوں کو نہیں سمجھ سکتی

جو سفر نہیں کرنا چاہتے

Safar-e-Adab

BEING THE STRING OF YOUR KITE

میں نور اسمیرے۔۔ سیاہ چاند کا نور

میری بچپن سے ہی یہی خواہش ہے

پہاڑوں اور نظاروں کو دیکھنے کی

اونچی پہاڑیاں۔۔ خوبصورت نظارے

چائے کی چسکیوں کے ساتھ

سن سیٹ اور سن رائس دیکھنے کی

کھلے آسماں کے نیچے لیٹ کر

آسماں پر ستارے گننے کی  
 جنگلوں میں اک مکاں بنانے کی  
 پتھروں سے ٹکراتے  
 جھرنوں کی آوازیں سنتے رہنے کی  
 میری بچپن سے یہی خواہش ہے  
 بس!  
 یہ یہی اک خواہش ہے۔

Safar-e-Adab

BEING THE STRING OF YOUR KITE

میں جب بھی بے چین ہوتا ہوں  
 یا کوئی تکلیف ہوتی ہے  
 تو سمندر کی طرف جاتا ہوں  
 تو سمندر میری بے چینی اور تکلیف کو  
 اپنی بڑی وسیع آوازوں میں  
 غرق کر دیتا ہے  
 اپنی لہروں سے مجھے پرسکون کر دیتا ہے  
 اور میرے اندر کی ہر اس چیز پر  
 ایک تال مسلط کر دیتا ہے  
 جو مجھے بے چین کرتی ہے

میں برق پاشا ان لہروں کا دیوانا ہوں

-----

اس پہاڑ کے جرائم میں سے

صرف ایک

اس پہاڑ کی چٹانیں ناقص ہوتی ہیں

جان لے لیتی ہیں

لیکن پہاڑ بے عیب ہر تے ہیں

چیزیں عجیب ہوتی ہیں

اور انہیں عجیب ہی ہونا چاہئے

حیرت انگیز

کیونکہ ہاریکا آیان ونڈر فل ہے

Safar-e-Adab  
BEING THE STRING OF YOUR KITE

یہ گلشیر میرا عشق

جنون اور پاگل پن ہے

-----

رات جو ڈھانپتی ہے۔۔

زمین آسمان کو اپنی سیاہی سے

میں اپنے خدا کا شکر ادا کرتا ہوں  
 میری ناقابل تسخیر روح کے لئے  
 ان حالات کی گرفت میں  
 میں نے اپنا سر نہیں جھکایا  
 نہ ہی اونچی آواہ میں رویا ہوں  
 میرا سر خون آلود ہے  
 لیکن جھکا ہوا نہیں ہے  
 سالوں کا خطرہ جب مجھے ڈھونڈتا ہے  
 تو مجھے بے خوف ہی پاتا ہے  
 اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ  
 دروازہ کتنا تنگ ہے  
 بس حوصلے کو تھامے رکھنا ہے  
 میں ساحل حریب التان ہوں  
 میں اپنی قسمت کا مالک ہوں  
 میں اپنی روح کا کپتان ہوں

-----

تعلق کا مطلب ٹھیک ہونا کیوں چاہئے؟  
 کسی ایسے شخص کا انتظار کریں



جوز نرگی کو آپ سے فرار نہیں ہونے دے گا  
 جو آپ کو چیلنج کرے گا اور  
 آپ کو آپ کے خوابوں کی طرف لے جائے گا  
 کوئی بے ساختہ جس کے ساتھ  
 آپ دنیا میں کھوسکتے ہیں  
 ایک رشتہ۔۔۔ صحیح شخص کے ساتھ  
 رہائی ہے۔۔۔ پابندی نہیں  
 عبیرہ جیکٹ پہن لو ٹھنڈ ہوگئی  
 میرے پاس ہے طہ۔۔۔

Safar-e-Adab

سمندر میں گرتے ہی اس نے اپنی جلد پر نمکین پانی کی تازگی محسوس کی حالانکہ اس نے گیلا سوٹ پہن رکھا تھا

جب وہ گہرائی میں اترا تو سمندر اور حیرت انگیز ہو گیا  
 وہ اپنی آنکھوں کے سامنے متحرک رنگ کے مرجان کے سرکنڈے دیکھ سکتا تھا۔۔۔ اس نے دیکھا وہاں  
 مچلیوں کا جھنڈ ایک ساتھ تیراکی کر رہا ہے جس کی شکل ایک بے باک رنگ کی قوس قزح کی طرح  
 ہے۔۔۔ جب سورج کی کرن چٹانوں پر پڑی تو یہ اور بھی زیادہ سانس لیتی نظر آتی ہے۔۔۔ مصروف  
 چھوٹی چھوٹی مچلیاں ادھر سے ادھر اتنی تیز رفتار سے جارہیں تھیں جیسے وہ کسی چیز کے لئے بہت جلدی میں  
 ہوں

وہ متاثر کن منظر کو گھورتا تیر رہا تھا۔۔۔ شفاف پانی کے 10000 شیڈز تھے۔۔۔ ہاتھ میں ٹارچ تھا مے وہ ہر ایک چیز کو اشتیاق سے دیکھ رہا تھا

سمندر زندہ ہوتا ہے۔۔۔ وہ محسوس کرتا تھا۔۔۔ آج بھی کر رہا تھا مگر وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ سمندر اپنی خوبصورتی دکھاتا ہے، اپنے اندر دفن رازوں کو فاش کرتا ہے۔۔۔ تو اکثر وہ خود کو چیر کر گہرائیوں جو جانے کی قیمت بھی وصول کرتا ہے۔۔۔ اکثر وقت لے کر اور اکثر جان لے کر۔

ان لہروں کا تسلسل یک دم غائب ہو گیا۔۔۔ لہروں کی روانی کہیں کھو گئی۔۔۔ اک ہلچل مچ گئی ہر طرف۔۔۔۔۔ اس کی آکسیجن ختم ہو رہی تھی۔۔۔ وہ دوسری رخ مڑتا تو دوسری لہر اسے دوسری سمت پھیک دیتی۔۔۔۔۔ پہلے وہ کوشش کرتا رہا۔۔۔ مگر اس کی آکسیجن ختم ہو گئی۔ آنکھیں بند ہونے لگیں، وہ جانتا تھا، اس سمندر کے رازوں کو فاش کرنے کا خمیازہ بھگتنا تھا، اور اپنی سانسوں سے اس کا قرض جھکانا تھا۔

Safar-e-Adab

۱۸ اس نے آخری نظر ان خیموں کو دیکھا۔۔۔ میری خواہش ہے کہ ہم سب ان خیموں کو دیکھنے کے لئے زندہ رہیں۔۔۔۔۔ وہ بڑبڑائی۔۔۔ اس نے دوسری نظر اش گلشیر کو دیکھا۔۔۔ کیا یہ جاگ جائے گا۔۔۔ کیا اسے علم ہو گا کہ ہاریکا آیان ایک بار پھر اسے فتح کرنے آئی ہے۔۔۔ کیا یہ جان جائے گا کہ کوئی پھر دبے پاؤں اس کی راج دھانی میں داخل ہوا ہے۔۔۔۔۔ اس نے ایک نظر برف میں پیوست نوکدار بیضوی سے کریمپنز کو دیکھا جو کہ نیچے لگے تھے۔۔۔ جس سے وہ برف پر پھسل نہیں سکتی تھی۔۔۔ وہ سر جھٹک کہ مسکرائی اور آگے بڑھ گئی۔۔۔ وہاں برف گدلی اور بے حد نرم تھی۔۔۔ سورج ذراتیز چمکتا تو برف پگھلنے اور ٹپکنے لگتی۔۔۔ خیموں کے باہر بریلے پہاڑ میں اس حد تک خاموشی چھائی ہوئی تھی کہ سوئی بھی گرے تو گونج پیدا ہو۔۔۔ وہاں کوئی نہیں تھا۔۔۔ ارد گرد دیو ہیکل سیاہ بالکل خاموش تھے۔۔۔۔۔ یہ کوئی اور ہی دنیا

تھا۔۔۔ جب اس دوسری دنیا کی رات شروع ہوتی تھی۔۔۔ تو اس کی صبح ہو جاتی تھی۔۔۔ اس کے سامنے آسمان پر سرخ و سرمئی بادلوں کے درمیان خالی جگہوں سے ڈھلتے سورج کی آخری نارنجی شعائیں جھانک رہی تھیں۔۔۔ دور نائنگا پر بت کو بادلوں نے ڈھانپ لیا اور وہ بادل اب یقیناً قراقرم کی طرف بھڑنے لگے تھے۔۔۔۔۔ شام ڈھلنے کے ساتھ ساتھ درجہ حرارت گر رہا تھا۔۔۔ سردی بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔ پھر رات کا اندھیرا پوری طرح پھیل گیا تو اسے تھکے تھکے قدموں کی آہٹ اور باتوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔۔۔ وہ خاروں آگے پیچھے برف پر چل رہے تھے۔۔۔ اونچے پہاڑوں اور گلشیر میں کئی جگہ دراڑیں ہوتی ہیں۔۔۔ جو اندر کی سو فٹ گہری ہوتی ہیں۔۔۔ بعض جگہوں پر یہ واضح ہوتی ہیں مگر عموماً ان کے دھانے پر برف باری کے باعث چند انچ موٹی برف کی تہہ جم جاتی ہے۔۔۔ ایسے میں دراڑیں برف کا نقاب اوڑھے چھپ جاتی ہیں۔۔۔ اسی ثناء میں ایک دھماکا ہوا۔۔۔ میلوں دور تک چاندنی سے چمکتی برف پھیلی تھی اور چند قدم کے فاصلے ایک لمبا سا گڑھا تھا۔۔۔ ایک پل تو سمجھ ہی نہیں آئی کہ ہوا کیا ہے۔۔۔ مگر پھر اندازہ ہوا۔۔۔ کہ ہاریکا آیان کا پاؤں برف کے نقاب پر پڑ چکا ہے۔۔۔ اور ایک بہادر کوہ پیما اس پہاڑ کی دراڑ میں گر چکی ہے۔۔۔۔۔ جہاں سے عموماً لاشیں بھی نہیں ملا کرتی۔۔۔۔۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

مت جاؤ نور اسمیرے۔۔۔ وہاں سے کبھی کوئی واپس نہیں آیا۔۔۔

اسی لئے تو جا رہی ہوں کہ رہاں آخر ہے کیا ایسا۔۔۔ اس میں جوش تھا راز جاننے کا۔۔۔ راز ہمیشہ پرکشش لگتے ہیں۔۔۔ لیکن اکثر جب ہم راز پالیتے ہیں تو تب معلوم ہوتا ہے۔۔۔ یہ راز ہی بہتر تھا۔۔۔ مگر اسے جاننا تھا۔۔۔ وہ احتیاط سے دھیمے دھیمے قدم رکھتی آگے بڑھ رہی تھی۔۔۔ ہاتھ میں ٹارچ تھا مے گلے میں کیمرہ لٹکائے۔۔۔ آنکھوں کو غار میں مرکوز کئے آگے بڑھ رہی تھی۔۔۔ دیواروں پہ جگہ جگہ اپنے جالے بچھا

رکھے تھے۔۔ وہاں کچھ دیر چلنے کے بعد اسے ایک کھائی سی نظر آئی۔۔ اور مکمل اندھیرہ چھایا ہوا تھا۔۔ وہ زمین پہ لیٹی اور اندر ٹارچ لگائی وہاں سیڑھیاں تھیں۔۔۔ وہ اور پر جوش ہوئی۔۔ ہاں ایک فطری خوف تھا کہ آیا وہاں کیا ہے۔۔ مگر اس نے اپنا وہ خوف خد پہ حاوی نہیں ہونے دیا۔۔ اور سیر ہیوں پہ قدم دھرنے لگی۔۔۔ بیس سیڑھیاں اترنے کے بعد پانی کے ٹپکنے کی آواز آئی۔۔۔ اب اس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔۔ ایک بار خیال آیا کہ نور پلٹ جاؤ۔۔۔ مت جاؤ کچھ بھیانک بھی ہو سکتا ہے۔۔ دفعہ کرو جو بھی ہے اس غار میں۔۔ مگر دوسرے ہی پل دل پھر پھڑپھڑایا تھا۔۔ کہ جاؤ دیکھو جانو کہ وہاں کوں سے راز دفن ہیں۔۔۔ اور آخر اس کشمکش میں دل جیت گیا آخر دل پہ دماغ کیسے سبقت لے جاتا۔۔۔ وہ قدم آگے بڑھاتی گئی۔۔۔ سامنے اور سیڑھیاں نظر آئیں اش کا سارہ دیہان اس طرف تھا نیچے نہیں دیکھ رہی تھی اور اسی پل اس نے اپنا اگلا قدم دھر اور ایک کھڈے میں گرتی گئی

ہر طرف دھواں ہی دھواں پھیلا ہوا تھا۔۔ ہر گوشے میں خاموشی اپنے پر پھیلائے ہوئے تھی۔۔ ایک ہیبت تھی اس منظر میں اور دور وہ قدم دھرتا نظر آرہا تھا۔۔۔ وہ زخمی تو تھا۔۔ خون بھی بہہ رہا تھا مگر ہونٹوں پہ ایک مسکراہٹ نے احاطہ کیا ہوا تھا۔۔ اس کی آنکھوں میں جیت کا نشہ اور طاقت کا خمار تھا۔۔ ایک نظر اس بلبے پہ ڈال کے وہ پلٹ گیا۔۔۔ کندھے پہ اک بیگ پہنے وہ ڈھلانوں کو پار کرتا آگے آیا۔۔۔ تھکن سے چور، بے گانی جگہ،

اسے رات ٹھرنے کے لئے جگہ کا بندوبست کرنا تھا اسے دور فضا میں دھواں اٹھتا نظر آیا اس کے قدموں میں تیزی آئی۔۔ وہاں درختوں کا ایک جھنڈ تھا وہ وہاں سے احتیاط سے گزرتے اس چھوٹے سے گھر کے پاس آیا۔۔۔ اور دروازے پہ دستک دینے کے لئے ہاتھ اٹھایا وہاں کچھ حروف لکھے تھے اس نے پڑے مگر

پھر دیہان نہیں دیا اور دروازہ ناک کیا۔۔۔ کچھ پل گزرے تو ایک بچی نے دروازہ کھولا۔۔۔ کون ہیں آپ؟ سوال تو عین متوقع تھا مگر اس بچی کی نظریں عجیب سی پر اسراریت لئے ہوئے تھیں  
میں ساحل حریب ہو۔۔۔ رستہ بھٹک گیا تھا۔۔۔ اس نے اپنا نام بتایا مگر یہ نہیں بتا سکتا تھا کہ یہاں کیوں آیا تھا۔۔۔

ہاں تو۔۔۔! اس بچی کا انداز عجیب سا تھا

بیٹا بابا کو بلائیں۔۔۔۔

وہ نہیں ہیں۔۔۔۔۔ ویسا ہی انداز

تو کوئی اور تو ہو گا نہ گھر پہ۔۔۔ اس نے پھر پوچھا اب وہ اکتایا ہوا لگ رہا تھا

ہاں اینیکا ہے۔۔۔ اب کے وہ تھوڑا سا مسکرائی بھی تھی

او شکر تو بلائیں انہیں۔۔۔ مجھے بات کرنی ہے ان سے

مگر وہ کسی انسان سے بات نہیں کرتی۔۔۔ نحوست سے کہا گیا

کیا مطلب ہے۔۔۔ اس کے ماتھے پہ بل پڑے تھے

کچھ نہیں اگر رات گزانی ہے یہاں تو صاف بولو۔۔۔ یک دم اس کا انداز عجیب ہوا

ہاں اگر اجازت ہو تو ایک رات گزانی ہے یہاں۔۔۔ صبح ہوتے ہی چلا جاؤں گا۔۔۔

آ جاؤ۔۔۔ وہ رستے سے ہٹی۔۔۔ وہ اندر آیا

سامنے کرسی رکھی تھی جس پر اس نے بیگ رکھا ایک نظر سامنے دیکھا وہاں ہانڈی بن رہی تھی چولہے پر

گھر پہ اور کوئی نہیں ہے کیا۔۔۔ اس نے اپنے ذہن میں گردش کرتا سوال کیا آخر اتنی رات اور پھر ایسی جگہ

اس بچی کو اکیلے کیوں چھڑ رکھا تھا اس کے ماں باپ نے

نہیں۔۔۔ ایک لفظی جواب ہانڈی کو آگ سے اتارتے کہا

کیوں۔۔۔ اسے تعجب ہوا اس نے ایک نظر اسے دیکھا وہ لگ بگ بارہ تیرہ سال کی لگ رہی تھی  
یہاں رات گزارنے کا معاوضہ دینا پڑے گا۔۔ اس نے جیسے اس کا سوال سنا ہی نہیں تھا  
ہاں کوئی مسئلہ نہیں میں دے دوں گا۔۔ وہ حیران ہو رہا تھا اس پہ  
پوچھو گے نہیں کہ کیا دینا پڑے گا۔۔ اس ایسے مسکرائی جیسے اس کا بہت کچھ مانگ لے گی۔۔ مگر اس نے سر

جھٹکا

کیا۔۔؟

پل۔۔۔۔ وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔۔ اسے ایسے محسوس ہوا کہ اس کی ریڑ کی ہڈی میں کچھ  
سرائیت کر گیا مگر بضاہر وہ پرسکون رہا  
کیا مطلب ہے۔۔

سمجھ جاؤ گے۔۔۔ سوپ کا ایک باؤل اس کے ہاتھ میں تھا کہ پلٹ گئی اور سامنے کمرے کے دروازے میں  
گم ہو گئی۔۔ اس نے سر جھٹکا اور سوپ کو پی کہ ایک طرف پڑے صوفے پہ لیٹ گیا۔۔ اس کا دھیان اس  
کمرے میں گم لڑکی کی طرف ہی تھا۔۔ مگر نیند اس پہ ہاوی ہو گئی اور وہ سو گیا اس بات سے بیگانہ کہ کل کا دن  
اسے کیا دکھانے والا ہے

-----

کیا ہوا عبیرہ۔۔۔ طہ نے اس کا گھبراہٹا ہوا چہرہ دیکھ کر کہا  
پتا نہیں دل خراب ہونے لگا ہے۔۔۔ اس کا چہرہ زردی مائل سا ہو گیا  
خیریت ابھی تو ٹھیک تھی۔۔ طہ نے پریشانی سے اسے دیکھا  
مجھے وامٹ آرہی ہے۔۔۔ وہ اس وقت ٹرین میں تھے۔۔۔ طہ اسے لے کر واش روم کی طرف گیا  
پریشان نہ ہو ٹھیک ہو جاؤ گی۔۔ اسے لے کر جاتے ساتھ میں تسلی بھی دے رہا تھا

وہ واشروم میں گئی۔۔۔ طہ باہر کھڑا رہا  
 طہ۔۔۔ یک دم عبیرہ کی گھبرائی ہوئی آواز آئی  
 کیا ہوا بی۔۔۔ وہ پریشانی اور عجلت میں دروازہ کھول کے اندر آیا جو کہ لاک نہیں تھا  
 کیا ہوا بی۔۔۔ اسے ایک طرف گھرایا ہوا دیکھ کہ اور پریشان ہو رہا تھا  
 بی۔۔۔ بی۔۔۔ اس کے جواب نہ دینے پہ اسے بازو سے پکڑ کر جھنجھوڑا۔۔۔  
 وہ۔۔۔ ہاں کیا ہوا۔۔۔ ابھی اس نے بات پوری بھی نہیں کی تھی کہ دروازہ لاک ہونے کی آواز آئی۔۔۔ طہ  
 گھبرا کہ پلٹا۔۔۔ عبیرہ اور گھبرائی  
 کوئی ہے دروازہ کھولو۔۔۔۔۔ طہ نے دروازہ زور زور سے کھٹکھٹایا  
 مگر کوئی۔۔۔ آواز نہ آئی جیسے باہر کوئی ہو ہی نہ  
 طہ کیا کریں گے۔۔۔ عبیرہ رونے لگی  
 طہ نے نظر دوڑائی اور ایک طرف پڑا لوہے کا ڈنڈا پڑا نظر آیا۔۔۔  
 اس نے وہ اٹھایا اور زور سے دروازے پہ مارا۔۔۔ مگر کوئی اثر نہ ہوا  
 بی کچھ نہیں ہوا کھل جائے گا  
 تو باہر کوئی سن کیوں نہیں رہا۔۔۔ وہ بہت گھبرائی ہوئی تھی مگر طہ خاموشی سے دروازہ کھولنے میں مگن تھا  
 اور آخر دروازہ ایک طرف سے ٹوٹ گیا۔۔۔  
 شکر ہے۔۔۔ عبیرہ تھوڑا پر سکون ہوئی مگر طہ کے ماتھے کے بلوں میں اضافہ ہوا۔۔۔ کیوں کہ کچھ تو تھا فضا  
 میں جو غیر معمولی تھا  
 اس نے دروازے کو دھکا دیا اور سامنے دیکھا۔۔۔۔۔ پیچھے عبیرہ نے بھی جھانکا۔۔۔  
 مگر سامنے کا منظر دیکھ کہ وہ دونوں ہل نہ پائے۔۔۔



رات لمحہ بہ لمحہ بیت رہی تھی

رات صدی بہ صدی بیت رہی تھی

اتنی سیاہ گھور اندھیر رات۔۔۔۔۔ لگتا تھا کبھی ختم ہی نہیں ہوگی۔۔

جنگل میں دور دور سے مسلسل عجیب آواز ہنسنائی دے رہی تھیں۔۔ پرندوں اور جانوروں کی۔۔۔۔۔ مگر وہ کہیں آس پاس دیکھائی نہیں دے رہے تھے۔۔۔۔۔ اس نے ہبکی سے آنکھیں وا کیں۔۔۔۔۔ سر میں درد کی ایک شدید لہر اٹھی تھی۔۔۔ اس کا ہاتھ بے ساختہ سر کی طرف اٹھا تھا۔۔۔ مگر اس نے ہب کی اور اٹھ کے بیٹھی۔۔۔ سر چکرا رہا تھا۔۔۔ اور آنکھوں کے سامنے شب گڈ مڈ ہو رہا تھا۔۔۔ کتنے ہی پل ایسے گزر گئی وہ سمجھ ہی نہیں پار رہی تھی کہ اس کے ساتھ ہوا کیا اور ہو کیا رہا ہے۔۔۔

کچھ دیر بیٹھنے کے بعد تھوڑے حواسوں میں آئی۔۔۔ اور ادھر ادھر دیکھا۔۔۔ وہ بارش کے جمع ہوئے پانی کے جوہڑ کے ساتھ بیٹھی تھی۔۔۔ عجیب جس اور گرمی کا احساس ہوا۔۔۔ وہ ہمت کر کے اٹھ کے کھڑی ہوئی۔۔۔

جنگل۔۔۔ وہ کسی جنگل میں ہے۔۔۔ اب کہ اسے اپنی کسی جگہ موجودگی کا احساس ہوا۔۔۔ اور یہ بھی کہ یہاں کچھ عجیب ہے۔۔۔ مگر کیا۔۔۔؟ جگہ۔۔۔۔۔ یا ماحول؟

نہیں۔۔۔ یہ دونوں چیزیں ٹھیک تھیں۔۔۔ پھر غلط کیا تھا۔۔۔  
 موجودگی۔۔۔ ہاں اس کی یہاں موجودگی عجیب تھی۔۔۔ اس نے دو تین قدم اٹھائے۔۔۔ کچڑ ہی گچڑ  
 تھا۔۔۔ اب کہ اسے گھبراہٹ ہوئی۔۔۔ وہ یہاں کیوں ہے۔۔۔ اسے۔۔۔۔۔ اسے تو پہاڑ پہ ہونا تھا  
 ۔۔۔ وہ یہاں ایسے خوفناک جنگل میں کیا کر رہی ہے۔۔۔ یہ ماحول انجان تھا۔۔۔ اور حیرت ناک بھی  
 اس کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔ اس نے چاروں طرف نظر دوڑائی۔۔۔  
 جہاں تک نظر گئی۔۔۔ درختوں سے ٹکرا کے واپس آگئی۔۔۔ اس نے سر اوپر اٹھایا۔۔۔ وہاں ملجگا سا اندھیرہ  
 چھایا ہوا تھا۔۔۔ سورج مدہم پڑ رہا تھا۔۔۔ مطلقاً رات ہونے والی ہے۔۔۔ یا اللہ رات ہونے والی ہے۔۔۔  
 اب اس کا دماغ کام کرنا شروع ہوا تھا۔۔۔ وہ کبھی بھی اتنی حواس بے ساختہ نہیں ہوئی تھی۔۔۔ اس نے ہمیشہ  
 ایسی جگہوں پہ وقت گزارا تھا۔۔۔ مگر ایسا کبھی نہیں ہوا تھا کہ وہ حواس کھو دے۔۔۔ مگر اب کی بار۔۔۔ ہمیشہ  
 کی طرح تو تھا بھی نہیں۔۔۔  
 اس نے موبائل نکالا اور وقت دیکھا۔۔۔ لیکن ایک منٹ۔۔۔۔۔ یہاں تو آٹھ بج رہے تھے رات کے  
 ۔۔۔ اس کا ایک بار پھر دماغ گھوما۔۔۔ ٹائم پہ نہیں وقت پہ۔۔۔۔۔  
 اگر رات کے آٹھ بج رہے تھے تو آسمان روشن کیوں تھا۔۔۔ اس کا ماتھا ٹھٹکا  
 مگر خد کے جذبات پہ قابو پاتے ایک نمبر ڈائی کیا۔۔۔ اور تب اسے دوسرا جھٹکا لگا  
 کیونکہ سگنل بھی آف ہو چکے تھے۔۔۔ یہ رستہ بھی بند ہو چکا تھا۔۔۔ اب کی بار اس کے سہی تیسنے چھوٹے  
 ۔۔۔

کوئی ہے۔۔۔۔۔ اس نے زور سے پکارا

مگر اس کی آواز پلٹ پلٹ کہ اسے خد سنائی دیتی خوفزدہ کر رہی تھی

رات اندھیری ہے۔۔۔ چاند کم ہے



موبائل کی ٹارچ لگائے وہ بڑھتی گئی۔۔ وہ تھک کے نڈھال ہو چکی تھی مگر وہ اک چمک بیٹھ کہ موت کا انتظار نہیں کر سکتی تھی

اک سایہ حرکت کرتا ہے۔۔۔ نظروں سے تھوڑا دور  
رات کے آخری پہر میں یہاں کسی کی موجودگی کا احساس شدت سے جاگتا ہے۔۔۔  
وہ اٹے قدموں بھاگنے کے لئے مڑتی ہے  
مگر قدم منجمد ہو چکے تھے  
اک سرد ہوا۔۔۔ بہت چہرہ۔۔۔۔۔ بھوت کی آنکھیں۔۔۔۔۔ اسے گھور رہی ہیں  
میں بھاگنا چاہتی ہوں۔۔۔ مگر بھاگ نہیں پار ہی  
میں خوف میں جھکڑی جا چکی ہوں  
اک آواز سوگوشی کی۔۔۔۔۔ اک جان لیوا ہجے  
تم کون ہو۔۔۔۔۔؟  
میں دہشت سے چیختی ہوں لیکن کوئی نہیں سنتا  
میری جان کھور ہی ہے۔۔۔  
میری قسمت میں یہ اندھیرے لکھ دئے گئے ہیں؟  
کیا میں ہمیشہ ادھر ہی بھٹکتی رہوں گی؟  
کیا میں ہمیشہ دہشت کا شکار رہوں گی؟  
کیا میں کبھی گھر نہیں جاپاؤں گی؟

وہ اک طرف کونے میں درخت کو پناہ گاہ بنائے سکڑ کر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔ آنسو سے چہرہ تر تھا  
 کیا چیزیں اتنی عجیب بھی ہو سکتی ہیں؟  
 اتنی ہیبت ناک بھی ہو سکتی ہیں؟  
 کیا جنگل اتنا خوفناک بھی ہو سکتا ہے؟

-----

شش۔۔۔۔۔ اک دنیا جاگ رہی ہے  
 جیسے آسمان شعلوں کی طرح رنگ پھٹتے ہیں  
 جمکتی ندیوں کے جھرنے بہہ رہے تھے  
 رنگ جیسے ناچ رہے تھے  
 وہ ہر اک چیز کو حیرت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا  
 دو پرندے ہوا میں اڑتے رقص پیش کر رہے تھے۔۔۔۔۔  
 وہ دنیا و مافیہ سے بے گناہ ہر اک چیز کا حسن دیکھ رہا تھا۔۔۔  
 اس قدرت کے کرشموں کے سامنے جیسے ہر اک چیز بے معنی ہو گئی تھی  
 ہر طرف پھیلے چمکتے رنگ اور ہوا اک چیز کو پر نور کرتی دھمکتی روشنی آنکھوں کو خیرہ کر رہی تھی  
 اک پرفیکٹ ویو۔۔۔

یہ رنگ کیا کہانی بن رہے تھے وہ اس سے ناواقف تھا  
 اس کا دماغ تانے بانے باندھ رہا تھا۔۔۔ اسے احساس دلا رہا تھا  
 یہ اک سحر ہے۔۔۔ مگر کیا وہ سمجھ نہیں پایا تھا

افففف یار فون بھی نہیں ہے پتا نہیں کون سی جگہ آگیا ہوں۔۔۔ نہ اتانہ پتا۔۔۔ نہ فون۔۔۔ اور نہ کوئی  
انسان۔۔۔

خیر چلو برق صاحب چلو اک اور ایڈوینچر آپ کا منتظر ہے۔۔۔ اور اس بار سمندر کی گہرائیوں میں نہیں  
جنگل کے سینے میں۔۔۔

اور اک سمت کا رخ کر کے چل پڑا۔۔۔  
مگر وہ لاعلم تھا۔۔۔۔۔ یہ جادو کی دنیا ہے۔۔۔۔۔  
جہاں مخلوق آزاد پھرتی ہے۔۔۔  
یہ جگہ خوبصورتی کا منہ بولتا ثبوت تھا۔۔۔

کاہر خوبصورت دکھنے والی چیز اپنے اندر بھی ویسا ہی حسن رکھتی ہے؟

یہ دنیا اک جادو ہے۔۔۔۔۔  
وہ ہر چیز سے لاعلم۔۔۔ اشتیاق سے سب دیکھ رہا تھا  
لاعلمی اک نعمت ہے۔۔۔ مگر اکثر یہی لاعلمی زہمت بھی بن جایا کرتی ہے۔۔۔  
مگر ناجانے یہ لاعلمی برق پاشا کو کیا دن دکھانے والی تھی۔۔۔

جنگل درختوں کی بستی ہے

جہاں وہ آرام سے رہتے ہیں

اپنے پڑوسیوں کے ساتھ

بلکل اسی طرح جیسے ہم شہروں میں رہتے ہیں

-----

اتنی تیز روشنی۔۔ اس کی آنکھیں جندھیا گئیں  
 اور اک آواز آنکھس کو خیرہ کر رہی تھی اس نے پلٹ کے دیکھا دور سے آواز آرہی تھی مگر نظر نہیں آ رہا تھا۔۔

وہ ہر اک چیز کو آنکھوں میں جذب کرتی آگے بڑھی۔۔ اس آواز کی سمت جو اسے ہیبناٹائیز کر رہی تھی ایک شہد کی مکھی تھی جو اچانک اس کے قریب آ کے پھڑپھڑائی تھی۔۔ وہ گھبائی مگر اس کے پھڑپھڑانے سے اک دھن بن رہی تھی۔۔۔ اک ساز۔۔۔ اک موسیقی۔۔۔ وہ تال اتنی پرفیکٹ تھی کہ کوئی بھی ایسا گانہ نہیں سکتا۔۔۔

تھوڑا آگے چل کے اسے تتلیوں کا ایک جھنڈ نظر آیا۔۔۔ جو پھولوں کے اوپر منڈلا رہی تھیں۔۔۔ ایک مکمل ویو

BEING THE STRING OF YOUR KITE

وہ ڈھلانوں سے اترتی کچھ درختوں کے جھنڈ کو پار کرتی آگے آئی۔۔ ہر اک دل موہ لینے والے نظارے کو کیمرے میں محفوظ کرتی آگس آئی اور سامنے نظر پڑی۔۔۔ مگر پھر پلٹنا بھول گئی۔۔۔

ایک آبشار۔۔۔۔۔۔ وہ ایک عجوبہ تھا دیکھنے والے کے لئے

وہ خوبصورتی کا بہتا ہوا جھرنا تھا۔۔ اتنا خالص اور جراب مند

بہتا ہوا پانی۔۔۔ جرت اور طاقت سے گرتا ہوا

ایک حیرت انگیز نظارہ تھا

دن کی روشنی میں چمکتا دھمکتا ہوا پانی



اس میں رنگوں کی قوس قزح۔۔۔ آنکھوں کو بھلی لگ رہی تھی  
یہ ایک شاندار منظر تھا

یہ رقص کرتا۔۔۔ جھومتا۔۔۔ گھومتا۔۔۔ ہوا کے ساتھ رقص کر رہا تھا  
اٹس بیوٹیفل۔۔۔۔۔ پرفیکٹ۔۔۔۔۔ اس کے لب ستائش میں ہلے تھے

وہ کچھ لمحے دیکھتی رہی اور کچھ فوٹو کلک کیں۔۔۔ آخر کو وہ اک جگہ ایکسپلور کرنے جا رہی تھی۔۔۔ اس کا  
چہرہ خوشی سے دھمک رہا تھا مگر کچھ لمحوں کا کھیل تھا

منظر بدلتا گیا۔۔۔ وہاں رنگوں سے بھرپور جھرننا نہیں بہہ رہا تھا۔۔۔ وہاں گھاڑا خون بہہ رہا تھا۔۔۔ اس  
کی آنکھوں میں وحشت پھیل گئی۔۔۔ وہاں کوئی پھول نہیں تھے۔۔۔ وہاں کانٹے اور سوکھے درخت تھے  
۔۔۔ وہ لمحے کو کانپ کر رہ گئی۔۔۔

اس کا دماغ اس بدلاؤ کو ایکسیپٹ نہیں کر رہا تھا۔۔۔۔۔ وہ خوف سے لرزنے لگی تھی۔۔۔ اس کا سر نفی میں  
ہل رہا تھا۔۔۔ نہیں یہ کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔ ابھی ابھی تو سے کچھ اور تھا۔۔۔ اب ایسے کیسے۔۔۔۔۔ وہ چیخنا  
چاہتی تھی۔۔۔ بھاگنا چاہتی تھی۔۔۔ مگر نہ اس کی ٹانگیں اس کا ساتھ دے رہی تھیں۔۔۔ اور نہ اس کی  
زبان۔۔۔ نہ دماغ۔۔۔۔۔ اس کے احساب شل ہو چکے تھے

اک دل دھڑک دھڑک کے باہر آ رہا تھا۔۔۔ خوف ایسا ہاوی ہوا کہ وہ سمجھ ہی نہیں پارہی تھی کہ آخر کو  
اس وقت اسے کیا کرنا چاہئے۔۔۔

اور کچھ سیکنڈ بعد اسے احساس ہوا۔۔۔ کہ مجھے بھاگنا چاہئے۔۔۔

اور پھر نور ایسمیرے وہاں سے پلٹ کہ بھاگی تھی۔۔۔ وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ کہاں جا رہی ہے یا اسے کہاں  
جانا چاہئے۔۔۔ مگر اسے اتنا علم تھا کہ اسے بھاگنا ہے۔۔۔۔۔ کب تک وہ یہ بھی نہیں جانتی تھی۔۔۔

اکثر کچھ رازوں پر پردا پڑا رہنا ہی ہمارے خد کے حق میں بہتر ہوتا ہے

مگر ہمیں کسی کے کہنے سے کب کہاں فرق پڑا ہے۔۔ ہم اپنی خد کی غلطیوں سے سیکھنے والے ہیں۔۔۔  
 مگر ہم یہ بھول جاتے ہیں کہ جب وقت ہمیں سکھاتا ہے تو وہ ہاتھ تھام کے پیار سے نہیں بلکہ وقت اک  
 تماچہ مارتا ہے۔۔۔۔ اور اکثر ہم وقت کے قدموں تلے روند بوی دیئے جاتے ہیں۔۔۔  
 لیکن خیر۔۔ وقت کی ایک بات اچھی ہے کہ اس کا پڑھایا ہوا سبق انسان اپنی آخری سانس تک بھی نہیں  
 بھولتا

اب دیکھنا یہ تھا کہ وقت نور الہیسمیرے کو کیا سکھانے والا تھا

گرمی کا احساس حاوی ہوا۔۔ اس نے کروٹ لی مگر کچھ چہن کا احساس ہوا تو وہ اٹھا۔۔ مگر خود کو ایسے منظر  
 کا حصہ بنے دیکھ پریشان ہوا تھا۔۔۔۔ اور حیرت سے کھڑا ہوا اور ارد گرد نظر گھمائی۔۔ مگر منظر ویسا  
 ہی تھا جیسا کچھ پل پہلے آنکھ کھلنے پہ تھا۔۔۔۔ کچھ بھی بدلا نہیں تھا۔۔ یہ سب اس کی آنکھوں کا دھوکا نہیں  
 تھا۔۔۔

اک پل ٹھہر کے اس نے اپنی کل کی رات کو یاد کیا۔۔ اور وہ جیسے ٹھہر سا گیا تھا۔۔۔۔ وہ عجیب قسم کی بچی  
 اس کی وہشت زدہ آنکھیں۔۔۔ اس کا اکیلا ہونا۔۔۔ اس کی معنی خیز باتیں۔۔۔۔۔ وہ گھر۔۔۔  
 جہاں اس نے پناہ لی تھی۔۔ وہ تو کہیں غائب تھا۔۔۔ وہ تو کاؤچ پہ سویا تھا۔۔۔ مگر اٹھا بنجر زمین پہ تھا  
 ۔۔۔۔۔ نہ وہ گھر تھا۔۔۔ نہ وہ عجیب بچی تھی۔۔۔۔۔ وہ تنہا تھا اور ایک ویران بنجر میدان تھا۔۔۔۔۔ دور  
 دور تک اسے کچھ بھی اور نظر نہیں آ رہا تھا۔۔ اس نے ایک طرف پڑا اپنا بیگ اٹھایا۔۔ شکر کہ وہ بھی گھر  
 کے ساتھ غائب نہیں ہو گیا تھا۔۔۔ اس نے کندھے پہ لٹکایا اور ایک طرف جلنے لگا۔۔ کیا عجیب صبح ہوئی  
 تھی۔۔۔ اس کا دماغ ابھی تک کام نہیں کر رہا تھا۔۔۔ مگر اس کو عجیب جگہ سروائیو کرنا سکھایا گیا تھا۔۔۔۔۔

یہ اس کی ٹریننگ کا حصہ تھا۔۔۔۔۔ اسے اس ایک رات کی کھوج لگانی تھی۔۔۔۔۔ وہ ساحل حریب تھا۔۔۔۔۔  
 اسے ایسے حالات میں خود کو زندہ رکھنا آتا تھا۔۔۔۔۔ وہ قدم اٹھاتا دور جاتا نظر آ رہا تھا۔۔۔۔۔  
 حالات جیسے بھی ہوں انسان ان سب پہ قابو پالیتا ہے۔۔۔۔۔ انسان حالات کا مقابلہ کر لیتا ہے۔۔۔۔۔  
 ساحل حرب کی زندگی کا زیادہ تر حصہ حالات سے مقابلہ کرتے گزرا تھا۔۔۔۔۔ مگر کیا وہ اب بھی یہ میدان مار  
 سکتا تھا؟

یا حالات کے آگے گھٹنے ٹیکنے والا تھا۔۔۔۔۔  
 مگر جو بھی تھا۔۔۔۔۔ یہ تو آگے جا کے پتا چلنے والا تھا۔۔۔۔۔

میرے اندر کچھ دھڑک رہا ہے۔۔۔۔۔  
 کیا میرے پاس اب بھی ان حالات کے بارے میں محسوس کرنے کے لئے اتنا بڑا دل ہے جو غیر حقیقی ہیں  
 BEING THE STRING OF YOUR KITE

میں ایک خوفناک منظر دیکھ رہی ہوں۔۔۔۔۔  
 اک نیا انکشاف ہو رہا ہے۔۔۔۔۔  
 وہ کیا۔۔۔۔۔؟

یہی کہ کوئی اور بھی وجود ہے۔۔۔۔۔ مگر کون۔۔۔۔۔؟ میں یہ جاننے سے قاصر ہوں  
 میں جاننا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔ شاید کوئی میری مدد کر دے۔۔۔۔۔ مگر میں خوفزدہ ہوں۔۔۔۔۔  
 میں بس یہ جانتی ہوں میرے اندر کچھ دھڑک رہا ہے۔۔۔۔۔

میں وضاحت نہیں کر سکتی۔۔۔۔

میرے جذبات اس وقت پڑھے نہیں جاسکتے۔۔۔ میں کانپ رہی ہوں۔۔۔ میرے ہاتھ کانپ رہے ہیں۔۔۔ میری ٹانگوں میں سکت نہیں کہ کھڑی ہو سکوں۔۔۔

میں اپنے اندر کی ہولناکیوں اور جنگل کی گہرائیوں سے خوفزدہ ہوں۔۔۔۔

میں نہیں جانتی یہ سب کیسے ختم ہوگا۔۔۔ یہ ایسے خیالات اور احساسات ہیں جنہیں میں سمجھ نہیں پارہی۔۔۔۔

قدموں کی چاپ اسے قریب آتی سنائی دے رہی تھی۔۔۔ جیسے کوئی بہت تیزی سے بھاگ کہ اس طرف کو آرہا ہے۔۔۔ ہلکی ہلکی بارش کی بوندوں کی ٹپ ٹپ حساب کو جھنجھوڑ رہی تھیں۔۔۔ اور اس بھاگنے والے کے قدموں کی چاپ ماحول میں ارتعاش سا پیدا کر رہی تھی۔۔۔ خوف ایک بار پھر تاوی ہو چکا تھا

مگر ہر گزرتے لمحے کے ساتھ آواز قریب آتی سنائی دے رہی تھی۔۔۔ وہ دم سادھے۔۔۔ سانس روکے رکڑ کے بیٹھی تھی

BEING THE STRING OF YOUR KITE

کوئی ہے۔۔۔۔ پلیز ہیلپ می۔۔۔ ایک نسوانی آواز ابھری تھی بے بسی سے بھرپور۔۔۔ وہ اس آواز سے ٹھٹکی تھی۔۔۔ کیا کوئی اور لڑکی بھی یہاں اس طرح پھنس چکی تھی۔؟ کیا وہ بھی اکیلی تھی۔۔۔؟ کیا وہ بھی خوزدہ تھی؟

مگر وہ ویسے ہی بیٹھی رہی۔۔۔

کوئی ہے۔۔۔۔؟ ایک بار پھر اس کی آواز گونجی تھی۔۔۔ آواز میں نمی کا غصہ بھی تھا۔۔۔ شاید وہ رورہی تھی

ہاریکا کا دل دھڑک رہا تھا مگر ایک امید بھی جاگی تھی کہ وہ اکیلی نہیں ہے۔۔ کوئی اور بھی ہے۔۔۔ اس احساس نے اس میں توانائی بھری تھی وہ اٹھ کہ کھڑی ہوئی۔۔۔

کون ہو۔۔۔؟ اس نے بے ساختہ پکارا تھا۔ اور اسے احساس ہوا اس کی اپنی آواز بھی کانپ رہی ہے۔۔۔

یک دم سامنے خاموشی چھا گئی۔۔۔

میں یہاں پھنس گئی ہوں۔۔۔ پلیز میری ہیلپ کرو۔۔۔ کچھ لمحوں بعد خوفزدہ سی آواز ابھری تھی

ہاریکا نے موبائل کی ٹارچ آن کی۔۔۔ اور دھیرے سے آگے بڑھی۔۔۔ وہ اندازہ کر پار ہی تھی کہ سامنے والا وجود اس سے کچھ ہی فاصلے پر ہے

اس نے ٹارچ سامنے لگائی۔۔۔ سامنے ہی ایک لڑکی اجھرے سے ہلیے میں بھیگی سی کھڑی تھی۔۔۔ ہاریکا بس اسے دیکھے گئی جیسے یقین ہی نہ آیا کہ وہ اکیلی نہیں ہے

اور سامنے والا وجود بھی بے حس و حرکت تھا

عجیب سا لمحہ تھا۔۔۔

یہ احساس جب چھڑ جائے کہ آپ اکیلے نہیں ہیں تو سامنے والا کوئی بھی ہو وہ عزیز ہو جاتا ہے۔۔۔

-----

جنگل میں کافی کم روشنی تھی۔ درخت کافی اونچے تھے اور اوپر جا کر ان کے پتے آپس میں گلے مل رہے تھے، گویا سبز چھت بنا رکھی ہے۔۔۔ سبز چھت کے درمیان بڑے بڑے سوراخوں سے روشنی چھاؤں کی صورت اندر آتی لیکن گرمی اور جس بلا کی تھی۔۔۔۔۔

یہ جنگل نہیں تھا۔۔۔۔۔ رین فاریسٹ تھا۔۔۔۔۔ وہ دونوں چوکنے ہوئے انداز میں چل رہے تھے

۔۔۔۔۔ وہ ایڑیوں پہ گھوما پیچھے وہ کسی خواب کی سی کیفیت میں کھڑی تھی۔۔۔۔۔

چلوئی۔۔۔ اس نے اسے بازو سے ہلایا۔۔۔

یہ کون سا جنگل ہے؟۔۔۔ وہ ابھی بھی حوش میں نہیں لگ رہی تھی۔۔۔ مگر وہ سنبھل چکا تھا

جنگل نہیں رین فاریسٹ ہے۔۔۔ وہ اپنی زندگی کا کچھ حصہ یہاں گزار چکا تھا

ہاں تو جنگل ہی ہوا نہ۔۔۔ وہ چڑ کر بولی تھی۔۔۔۔۔

جنگل اور رین فاریسٹ میں فرق یہ ہوتا ہے کہ جنگل میں درخت بھی ہوتے ہیں، آسمان بھی دکھائی دیتا ہے

اور زمین پہ پودے، جھاڑیاں اور گھاس بھی اگی ہوئی ہوتی ہے۔۔۔۔۔ رین فاریسٹ کے درخت اتنی گنجلک

ہوتے ہیں، اور اوپر جا کر اور بھی زیادہ گھنے ہو جاتے ہیں۔۔۔ اتنے زیادہ گھنے کے سورج کی روشنی زمین تک

بہت ہی کم پہنچتی ہے۔۔۔ اس لئے زمین پہ پودے اور جھاڑیاں بہت کم کم ہوتے ہیں۔۔۔۔۔ اور درخت

بارش کے پانی کے باعث بھڑتے ہیں۔۔۔

اس نے حیرت سے سراٹھا کے ارد گرد دیکھا۔۔۔ اور منظر لمحوں میں بدلا تھا۔۔۔ وہ جو تھوڑی دیر پہلے تک

ایک جنگل لگ رہا تھا اب یک دم کچھ اور دکھائی دینے لگا تھا۔۔۔ الگ قسم کے پتے۔۔۔ اگل طرح کی

لکڑیاں۔۔۔۔۔ کہیں کہیں اگے جنگلی پھول۔۔۔۔۔ ہر شے کی چمک بدل چکی تھی۔۔۔ صبح کی سفیدی کی

BEING THE STRING OF YOUR KITE

طرح اس کا ذہن کسی اور طرح سے بیدار ہوا تھا

طہ اب کیا کریں گے۔۔۔۔۔ اس کی آواز میں ایک خوف تھا۔۔۔

اب چلیں گے اور رستہ تلاش کریں گے۔۔۔ اس نے عبیرہ کا ہاتھ تھاما اور چلنے لگا

مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔ یہ سب ہو کیا رہا ہے۔۔۔؟

شششش خاموش۔۔۔ ڈر کیا ہوتا ہے۔۔۔ تم آنکھیں بند کرو اور صرف یہ محسوس کرو کہ ہم ساتھ ہیں۔۔۔۔۔

اور یہ محبت کا سفر ہے۔۔۔ اور یہ سفر بھی محبت کی طرح ہے اور یہ سوچو یہ ایک چیلنج ہے۔۔۔ اور آخر میں

ہمیں انعام ملے گا۔۔۔ اور اس رین فاریسٹ میں اک کہانی درج کریں گے۔۔۔ اس کی وجہ سے ہم بیداری کی ایک بلند کیفیت کو جانے گے۔۔۔ جس میں ہم ذہن ساز، ہر حالات کو اور ہر حالت میں ایک دوسرے کو قبول کرنے والے، مدہم واقفیت میں اور ہم تبدیل ہونے کے لئے تیار ہیں۔۔۔ اسی وجہ سے یہ سفر بہترین سفر ہو گا۔۔۔ جیسے ہماری محبت بہترین ہے۔۔۔ وہ اسے محبت سے آنے والے حالات سے ایک ساتھ مقابلہ کرنے کے لئے تیار کر رہا تھا

اور انعام؟ اس کے لب ہلکے سی مسکراہٹ میں ڈھلے تھے

ہم گھومیں گے۔۔۔ اور اپنی کو جنگلی محبت۔۔۔ مہاکاوی مہم جوئی اور ایک دوسرے کی روح کی گفتگو سے سچائیں گے۔۔۔

ایک کہانی جمع کریں گے۔۔۔ جس میں تم میری مدد کرو گی۔۔۔ اور وہ یہدیں جو ہمیں بڑھاپے میں بھی بوڑھا نہیں ہونے دیں گی۔۔۔ اس نے مسکراتے ہوئے ہاتھ بڑھایا تھا

وہ بھی ہاتھ تھامے چلنے لگی تھی

وہ عجیب نشان تھا جو جنگل میں بھی اپنی یادوں کو زخیرہ کرنا چاہتا تھا۔۔۔ اور عبیرہ اس کا ساتھ ہر جگہ دینے کو تیار تھی۔۔۔

وہ ہمسفر تھے اور ہاتھ ملا کے ایک اس سفر کی کہانی بنانے اور اک نئی دریافت کرنے کو تیار تھے

تم میری بہترین مہم جوئی ہو۔۔۔ وہ مسکرا رہا تھا

تم میرا بہترین سفر ہو۔۔۔ وہ اب کی بار دل سے مسکرائی تھی

دیوانوں سے دنیا بھری پڑی ہے۔۔۔



جب تمہیں معلوم نہ ہو کہ  
 تمہیں کہاں جانا ہے  
 تو سارے راستے تمہیں وہاں  
 لے جاتے ہیں جہاں تمہیں  
 جانا ہوتا ہے۔۔۔۔۔

بتاؤ کہاں جانا ہے۔۔۔ وہ گھبرائی ہوئی تھی خوف اس کے انگ انگ سے جھلک رہا تھا  
 تمہیں کیا لگ رہا ہے میں یہاں سب کچھ جانتی ہوں۔۔۔ ہاریکا تپ گئی تھی  
 تو میں کیا کروں اب۔۔۔ اب کی بار نور کا لہجہ بھی دھیمہ ہوا تھا

میں کچھ بھی نہیں جانتی۔۔۔ وہ بے زار سی کہہ رہی تھی  
 وہ دونوں اس وقت وہیں ایک کونے میں سکڑ کے بیٹھی تھیں جہاں کچھ دیر پہلے ہاریکا اکیلی بیٹھی تھی  
 وہ دونوں اب بھی پریشان تھیں لیکن ایک بات کا اطمینان تھا کہ وہ ادھر اندھیر جنگل میں اکیلی نہیں ہیں  
 اب تک وہ دونوں بے یقینی میں تھیں۔۔۔ مگر اب نور کا دماغ کام کرنا شروع ہوا تھا مگر اس وقت بھوک کا  
 احساس سب سے زیادہ غالب تھا۔۔۔ اس نے پاس پڑے بیک سے ایک سنیک نکالا اور کھولنے لگی۔۔۔ ہاریکا  
 نے اسے دیکھ کے سر جھٹکا۔۔۔ اس کا ذرا بھی موڈ نہیں تھا اس سے کسی قسم کی کوئی بھی بات کرنے کا  
 کھاؤ گی؟ اس نے آگے کیا

نہیں۔۔۔ یک لفظی جواب آیا

جیسے تمہاری مرضی۔۔۔ نور کا اخلاقیات دکھلانے کا کوئی موڈ نہیں تھا۔۔۔ ویسے بھی وہ یہاں اپنی مرضی سے  
 آئی تھی۔۔۔ خود کو ہر حالات کے لئے تیار کر کے آئی تھی مگر حالات اس نہج پہ آجائیں گے اسے اندازہ

نہیں تھا۔۔ مگر اب وہ ذرا سنبھلی تھی۔۔ اس کے برعکس ہاریکا وہ یہ سب ایکسیپٹ نہیں کر پار ہی تھی ابھی تک۔۔۔ ہاں اب کہ خوف تھوڑا کم ہوا تھا۔۔ اسے بھوک بھی لگ رہی تھی مگر نور ایسمیرے اسے کچھ پسند نہیں آئی تھی۔۔۔

تھی بھی تو انتہا کی بد اخلاق

اب صبح تک یہیں انتظار کرنا پڑے گا۔۔ پھر صبح کچھ کریں گے۔۔۔ بھرے ہوئے منہ سے بمشکل اس نے بات کی ہوں ں۔۔۔ پانی کی ٹپ ٹپ اس کے احساب کو جھنجھوڑ رہی تھی ویسے تمہارا نام کیا ہے۔۔۔ خالی پیکٹ کو بیگ میں ڈال کے وہ سنجیدگی سے اس کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔ دونوں کا ہلکا سا وقت بگڑا ہوا تھا وہ پہچانی ہی نہیں جا رہی تھیں۔۔۔ ہاریکا آیاں۔۔۔ وہی لیادیا انداز کیسے آئی یہاں۔۔۔۔

کم از کم ایسی جگہ اپنی مرضی سے تو آنے سے رہی۔۔۔ میں اپنی مرضی سے آئی ہوں۔۔۔ وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ نہیں رہی تھیں تم پاگل ہو کیا۔۔۔ اب کی بار ہاریکا اس کی طرف متوجہ ہوئی ہم میں جرنلسٹ ہوں۔۔۔ اور مجھے ایک نئی کہانی چاہئے تھی اور یہاں کے بارے میں بہت کچھ سن رکھا تھا تو میں جاننا چاہتی تھی کہ کیا ہے اس غار میں۔۔۔ لیکن اب لگ رہا ہے غلطی کر دی ہے۔۔۔ رات گزر رہی نہیں رہی۔۔۔ اس نے بات کا رخ بدلا

میری زندگی کی بدترین رات ہے۔۔۔ ہاریکا کے لب ہلے تھے۔۔۔  
 سیم۔۔۔ نور نے دھیرے سے اس کی بات کی تائید کی  
 تمہارا نام کیا ہے؟  
 نور اِسمیرے۔۔۔۔۔ ہم صبح تک یہاں نہیں ٹھہر سکتے کوئی اور جگہ تلاشی پڑے گی۔۔  
 چلو دیکھتے ہیں۔۔۔ وہ دونوں ایک ساتھ اٹھی تھیں  
 رات دھیرے دھیرے سرک رہی تھی  
 اب صبح کا انتظار تھا۔۔

-----

وہ دونوں کافی دیر سے چل رہے تھے۔۔۔ جنگل کی روشنی آدھے گنٹے میں گھپ اندھیرے میں بدل گئی تھی  
 ہر طرف اندھیرہ چھا چکا تھا۔۔۔ کہیں دور سے جھرنابہنے کی آواز برابر سنائی دے رہی تھی اور اب تو  
 اور زیادہ ہو گئی تھی۔۔۔ BEING THE STRING OF YOUR KITE

طہ مجھے بہت خوف آرہا ہے۔۔۔ ہمارے ساتھ ہو کیا رہا ہے۔۔  
 یہ تو میں بھی نہیں جانتا۔۔ کیا تم تھک گئی ہو۔۔۔ اب کہ وہ فکر مند ہوا  
 ہم۔۔۔ اس نے اس بات میں سر ہلایا۔۔  
 چلو کہیں بیٹھتے ہیں اب تو اندھیرا بھی بہت ہے رستہ بھی نہیں تلاش کر سکتے۔۔۔ وہ آگے پیچھے دیکھتے ایک  
 طرف آئے۔۔۔ وہاں ایک غار سا بنا تھا۔۔  
 چلو اب رات یہیں گزارنی پڑے گی۔۔۔ وہ دونوں چلتے وہاں بیٹھ گئے

~~~~~

اففف بارش کو بھی ابھی ہی برساتا تھا۔۔۔ وہ اور تیز قدم اٹھانے لگا تھا وہ کہاں سے کہاں آپہنچا تھا وہ خود بھی نہیں جانتا تھا۔۔۔ اور نہ ہی اسے کوئی انسان کا بچہ ملا تھا جس سے اسے یہ تو اندازہ ہوتا کہ وہ اس وقت ہے کہاں۔۔۔ خیر اس کے قدموں کی رفتار میں تیزی آئی تھی۔۔۔ مگر بو چھاڑا اتنی تیز ضرور تھی کہ وہ مکمل بھیگ جکا تھا۔۔۔ مگر یہ اس کے لے کوئی نئی بات نہ تھی۔۔۔ لیکن اس کا بدن ٹوٹ رہا تھا۔۔۔ مگر اسے رات گزارنے کے لے کوئی ٹھکانا تو ڈھونڈنا ہی تھا۔۔۔

درختوں کے درمیان پتھروں، کیچڑ، پتوں اور ہلکی سی بھیگی ٹہنیوں کا خاردار رستہ وہ عبور کرتا آگے بڑھا  
BEING THE STRING OF YOUR KITE  
سامنے ایک طرف ایک چٹان میں کھوسی بنی تھی۔۔۔ وہ مڑے بغیر تیز تیز چلتا گیا۔۔۔ تھوڑا قریب ہونے پر یہ  
اسے وہاں تھوڑی سی روشنی کی جھلک دکھائی دی۔۔۔ اس کو امید کی اک کرن ملی تھی جیسے وہ درختوں کے  
بیچ رستہ بناتے گزر رہا تھا

اس نے پانی کی لہروں کو چیرتے رستہ بنانا تو سیکھا تھا۔۔ مگر کبھی بھی درختوں کی خاردار جھاڑیوں میں رستہ بنانا نہیں سیکھا تھا۔۔ اب وہ اس غار کے تھوڑا قریب آیا۔۔ روشنی واضح تھی۔۔ وہ چوکنسا ہوا اور غور سے دیکھنے لگا کہ وہاں حالات کیسے ہیں۔۔ کیونکہ وہ نہیں جانتا تھا کہ یہ کون سا جنگل ہے اور کس طرح کے انسان یہاں بس رہے ہیں۔۔ اور نہ ہی کبھی اس کا اس سب سے یالا بڑا تھا

وہ اس غار کے قریب ہوا مگر سامنے نہ آیا۔۔۔ اور دھیان سے اندر سے آتی آوازوں کو سننے لگا۔۔۔  
 لیکن آوازیں مدہم تھیں۔۔۔ وہ سمجھ ناپایا کچھ بھی۔۔۔  
 وہ اور جھکا اندر دیکھنے کے لئے۔۔۔ پتوں اور خاردار ٹہنیوں سے اٹی زمین کی مٹی گیلی اور پھسلن زدہ تھی  
 ۔۔۔ اس نے قدم بے دھیانی سے رکھا۔۔۔ اور ایک دم سے پھسل کے گر پڑا۔۔۔  
 آہہ۔۔۔ بے ساختہ اس کی درد بھری آواز ابھری تھی۔۔۔ مگر اس نے اپنا ہاتھ منہ پہ رکھا تھا۔۔۔ اس  
 نے سراٹھا کہ دیکھا غار میں سناٹا چھا چکا تھا اور روشنی بھی غائب ہو چکی تھی۔۔۔ جیسے وہاں کوئی تھا ہی نہیں  
 ۔۔۔ وہ بمشکل خود کو سنبھالتا ہوا اٹھا تھا۔۔۔

اور آہستہ سے غار کے اندر قدم رکھا تھا۔۔۔ اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا اس کے سر کے پچھلے حصے پہ کوئی  
 بھاری چیز سے وار ہوا تھا۔۔۔ ابھی وہ اس حملے سے نہیں سنبھلا تھا کہ ایک بار پھر پہلے سے بھی شدت سے  
 وار ہوا تھا۔۔۔ اور وہ گھٹنوں کے بل نیچے آن گرا تھا۔۔۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

اب اس کا کیا کریں گے۔۔۔ وہ پریشانی سے ایک دوسرے کو دیکھ رہی تھیں  
 مجھے کیا پتا۔۔۔ تم نے مارا ہے اب بھکتو بھی خود۔۔۔ ہاریکا نے کندھے اچکائے  
 واہ بی بی واہ۔۔۔ میں تو جیسے صرف خود کو بچا رہی تھی نہ۔۔۔ اس نے بھی تڑاخ کر کے جواب دیا  
 اس کو اٹھاؤ اور باہر کرو نہ جانے کون ہے۔۔۔ ہاریکا نے اوندھے منہ آدھے غار کے اندر اور آدھے باہر  
 پڑے شخص کی طرف اشارہ کیا

ہاں بالکل ایسا ہی کرتی ہوں۔۔۔ اس نے بھی جل کہہا مگر اب کہ وہ دونوں اس کا جائزہ لے رہی تھیں  
 ۔۔۔ ہاریکا نے ٹارچ اس پہ لگائی مگر اس کے چہرے کا ایک رخ نظر آرہا تھا۔۔۔ جہاں کیچڑ لگا ہوا تھا

بال بھی گیلے اور مٹی سے اٹے تھے۔۔۔ وہ پورا بارش سے بھگیا اور مٹی سے اٹا ہوا تھا  
اب کہ اس کا جائزہ لینے کے بعد وہ ایک دوسرے کو دیکھ رہی تھیں کہ اب کیا کرنا چاہئے مگر وہ کوئی رسک  
نہیں لے سکتی تھیں۔۔

ہو سکتا ہے یہ ہماری ہیلپ کر دے۔۔؟ اب کہ ہاریکا نے اپنے تئیں سمجھداری کی بات کی تھی  
اور ہو سکتا ہے یہ ہمیں کسی بڑی مصیبت میں پھنسا دے۔۔ نور نے اس کی بات کی نفی کی تھی  
یہ بھی ہو سکتا ہے۔۔ ہاریکا بھی سوچ میں تھی

دیکھو اس کا ڈریس کتنا عجیب سا ہے۔۔ نور نے اکسرا کرتی نظروں سے اسے گھورا  
گند ابھرتا ہے۔۔ اور خود کا ہلکا دیکھو ہم زیادہ برے ہال میں ہیں۔۔

ہاں یہ تو ہے۔۔ ہاریکا کی بات میں دم تو تھا  
ابھی وہ اس کا معائنہ ہی کر رہی تھیں کہ اس میں حرکت ہوئی۔۔ ہاریکا اس نے بازو ہلایا ہے۔۔ نور نے  
گھبرا کہ اسے کہا

اتنی دیر میں اس نے سراٹھایا مگر۔۔ ہاریکا نے ہاتھ میں پکڑا بھاری پتھر اس کے سر میں دے مارا۔۔ وہ  
دوبارہ سے بے دم ہو گیا

نور بس دیکھ کے رہ گئی۔۔ ایک بار وہ بھی یہ کر چکی تھی۔۔ خوف بھی حاوی تھا۔۔ وہ نہیں جانتی تھیں کہ  
انہیں کیا کرنا چاہئے۔۔

بارش اور تیز ہو چکی تھی بجلی کی چمک میں بھی اضافہ ہو رہا تھا۔۔ وہ دونوں دوبارہ اپنی جگہ سنبھال چکی  
تھیں۔۔ مگر وہاں اب کی بار وہ دونوں اکیلی نہیں تھیں۔۔ ان کے سامنے ان کے ہی ہاتھوں ہوش و حواس  
سے بے گانا ہوا ایک اور وجود بھی تھا۔۔ وہ اور بھیک رہا تھا بارش میں کچھ پل ایسے ہی گزر گئے

نور وہ زیادہ بھیگ رہا ہے۔۔۔ ہو سکتا وہ بھی ہماری طرح یہاں آیا ہو؟ انہیں اب طرح طرح کے خیالات آرہے تھے

اور کچھ دیر بعد وہ دونوں ایک فیصلے پہ پہنچیں۔۔۔ اور پھر اٹھیں۔۔۔ اور اسے کھینچا اور غار کے اندر کیا۔۔۔ اب اس پہ بارش نہیں پڑ رہی تھی۔۔۔ اتنا سا کھینچنے سے وہ دونوں ہانپ کر رہ گئیں تھیں۔۔۔ وہ دونوں ایک طرف سکڑ کے بیٹھی تھیں۔۔۔ اب ٹارچ بھی بند کر چکیں تھیں۔۔۔ اب صبح کا انتظار تھا۔۔۔ کہ صبح کا سورج ان کے لائے کیا رنگ لانے والا تھا

-----

وہ کچھ پتوں اور لکڑیوں کو اکٹھا کر کے آگ جلانے میں کامیاب ہو چکا تھا۔۔۔ اب بیگ سے چاکلیٹ نکال کے کھاتے وہ اگلے عمل کا سوچ رہا تھا۔۔۔ کہ اسے کرنا کیا ہے۔۔۔ باہر بارش ایسے برس رہی تھی جیسے سارہ آج ہی برسا ہے۔۔۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

وہ بار بار فون کو دیکھ رہا تھا مگر ہمیشہ کی طرح وہ اسے نو سکینلز کا منہ چڑا رہے تھے

وہ بظاہر تو پرسکون تھا مگر اندر سے وہ پریشان تھا۔۔۔ اس لائے نہیں کہ اب کیا ہو رہا تھا یا کیا ہونے والا تھا۔۔۔ بلکہ اس بات کو لے کہ پریشان تھا کہ کل اس کے ساتھ ہوا کیا ہے۔۔۔؟

لیکن ہر راز کو اپنے وقت پہ ہی کھلنا تھا۔۔۔ اور اسے اس وقت کا انتظار تھا۔۔۔ وہ خاموشی سے صبح کا انتظار کر رہا تھا اور وہ کبھی کیا سکتا تھا

-----

میں صبح وقت کا انتظار کر رہا ہوں'

وہ آگ کو دیکھتا بسکٹ کھول کے کھا رہا تھا بظاہر پر سکون مگر اندر سے بے حد پریشان

چاہے وہ جب بھی ہو، صبح ہو، دوپہر ہو یا رات مجھے صبح وقت کا انتظار ہے

وہ دونوں آنکھیں موندے مگر کان کھولے ہوئے تھیں۔۔ ذرا سا کھٹکا ہوتا تو یک دم اٹھ جاتیں

آپ کچھ چیزوں میں جلدی نہیں کر سکتے، آپ کو انتظار کرنا ہوتا ہے

طہ نے ایک نظر کندھے سے لگی سوئی اپنی بیوی کو دیکھا تھا۔۔ وہ کہاں پھنس گئے تھے

BEING THE STRING OF YOUR KITE

کبھی کبھی چیزیں جلدی آتی ہیں اور سوچنے کا موقع ہی نہیں دیتی۔۔۔

وہ ٹھنڈی زمین پہ بھیگا ہوا بے سدھ پڑا تھا۔۔۔

مگر اکثر آپ کو بہت سا انتظار کرنا پڑتا ہے اور وقت کٹتا ہی نہیں۔



اس نے آنکھیں کھولیں۔ طہ کیا صبح نہیں ہوئی۔۔ اک امید سی تھی  
ہونے والی ہے تم سو جاؤ

آپ کبھی بھی مشکل طریقے سے سیکھنا نہیں چاہتے۔۔

اس نے باہر جھانکا بارش رک چکی تھی اور آسمان پہ ہلکی ہلکی سی روشنی پھیل رہی تھی  
تو سنیں اور جانے کہ کیسے صحیح وقت کا انتظار کرنا بہتر ہے

نور باہر آؤ روشنی پھیل چکی ہے۔۔ اس کی آواز پہ وہ بھی باہر آئی  
ایسے محسوس ہو رہا تھا کہ وہ پہلی بار زندگی میں صبح کو روشن ہوتا دیکھ رہی ہیں  
BEING THE STRING OF YOUR KITE

شکر کہ صبح ہو گئی۔۔۔ نور نے ایک لمبی سانس لی  
ہاں واقعی اتنی خوفناک رات نہیں دیکھی کبھی بھی اس سے پہلے۔۔۔ ہاریکانے بھی سر جھٹکارات کو سوچ  
کہ

تو چلو اب پلان کیا ہے۔۔ نور نے بالوں کو ایک ہاتھ سے جھٹکا جو کہ گرد آلود ہو چکے تھے

فلحال تو کوئی پلان نہیں پہلے اپنی حالت درست کرنی ہے مجھے تو گھن آرہی ہے خود سے اس کے بعد کچھ سوچتے ہیں۔۔۔ وہ سو گواریت سے سامنے بھگے جنگل کو دیکھ کے کہہ رہی تھی  
ہاں چلو پانی ڈھونڈنا پڑے گا پہلے۔۔۔ نور نے تائید کی اور بیگ لینے کے لئے پلٹی ساتھ میں ہاریکا بھی پلٹی  
۔۔۔ مگر دونوں کچھ لمحوں کے لئے منجمد ہو گئیں

زندگی عجیب سے دور ہے پہ لا چھڑتی ہے

وہ بیگ کندھوں پہ پہنے ایک ایک چیز کا جائزہ لیتا آگے بڑھ رہا تھا

وہ درختوں کے نیچے رستہ بناتا چل رہا تھا۔۔۔ وہ اس جادوئی جنگلی محاذ کو پار کرنے کے لئے تیار تھا

میں کوئی عام انسان نہیں، نہ ہی میں نے عام سی زندگی گزاری ہے۔۔۔ میں ساحل حریب ہوں۔۔۔ اک  
رہنما جنگجو

میں ناقابل تسخیر حوصلے کے ساتھ لڑنے کا حوصلہ رکھتا ہوں۔۔۔

اس نے سر اٹھا کہ باد لہس سے جھلکتے سورج کو دیکھا۔۔۔

بارش کے بعد رنگوں کی رونق، محبت اور نرمی کی جنسیت کو پھیلاتا چمکتا ہوا سورج ایک نرم زفیر میں چمک رہا  
تھا

قدرت کا یہ نظارہ کراہتے دل میں بھی نئی امیدیں جگا رہا تھا

انسان کو تب تک کوئی نہیں ہر اسکتا جب تک کہ وہ خود نہ ہار مان لے۔۔۔ اور ساحل حریب کی زندگی میں  
ناکامی کی کوئی جگہ نہیں تھی

-----

ساری دنیا ایک سٹیج ہے

وہ دونوں چل رہے تھے۔۔۔ نامعلوم رستوں پہ مگر پرسکون تھے کہ ساتھ ہیں

اور تمام مرد اور عورتیں محض کھلاڑی ہیں۔۔۔۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

ناکھانے کو کچھ اور ناپینے کو۔۔۔ اور جانتے تھے یہاں سے فلحال ایسا کچھ ملنے کی توقع بھی نہیں کر سکتے۔۔۔  
مگر وہ کوشش نہیں چھوڑ سکتے تھے

اور ہر ایک انسان اپنے وقت میں بہت سے کردار ادا کر رہا ہوتا

ہے۔۔۔۔

انہیں خود کو زندہ رکھنا تھا۔۔۔۔ چاہے حالات جیسے بھی کیوں نہ ہوں

دنیا بہت وسیع ہے۔۔۔ نہایت وسیع ہے  
اور اس میں عجیب و غریب داستانیں رقم ہیں  
حیرت انگیز چیزیں ہیں  
لیکن

انسان اس سب پہ قابو پالیتا ہے۔۔  
سوائے ایک چیز کے  
اور وہ ہے

۔۔۔۔ موت ۔۔۔۔



BEING THE STRING OF YOUR KITE

اس نے سراٹھایا۔۔۔ سامنے ہی دو چہرے اس کے سامنے تھے  
وہ آنکھیں سکیڑ کہ انہیں دیکھتا پہچاننے کی کوشش کر رہا تھا۔ مگر اس کی آنکھیں دھندلائی ہوئیں تھیں۔۔  
اس نے آنکھوں کو ہتھیلی سے رگڑا۔۔ اب منظر پہلے سے کچھ واضح ہوا تھا۔۔۔ سب سے پہلے یہ خیال  
ذہن میں آیا کہ یہ لڑکیاں ہیں۔۔۔ اور۔۔۔ اور یہ کہ۔۔۔ جب بات واضح ہوئی تو وہ یک دم اٹھا اور پیچھے کو  
ہوا۔ کیونکہ ان کے ہاتھ میں پتھر تھے۔۔۔ جو کہ اس کے سر کی زینت بننے ہی والے تھے مگر خیر اس  
نے بروقت خود کو بچا یا تھا۔۔۔ اس کے بوکھلا کے اٹھنے پہ وہ دونوں گھبرائی تھیں۔۔۔

کون ہو تم دونوں اور یہاں کیا کر رہی ہو ہاں؟ اب کے اس کے سامنے رات کا ایک ایک منظر واضح ہوا تو احساس ہوا کہ ان ہی دونوں نے اسے مارا ہے

تم کون ہو؟ نور نے اسے سر سے پاؤں تک دیکھا تھا مٹی سے اٹا ہوا چہرے پہ بھی جگہ جگہ مٹی لگی تھی ایسے لگ رہا تھا کہ مٹی میں جگہ جگہ چہرہ ہے

دیکھو تم دونوں نے مجھے مارا تھا اور وہ کیوں؟ اس نے ایک ایک نظر دونوں کو دیکھا وہ بھی تقریباً اسی کی حالت میں تھیں

ہم۔۔۔ انہوں نے ایک دوسرے کو دیکھا کہ کجا اس پہ بھروسہ کیا جاسکتا ہے یا نہیں

ہاں ہم کیا۔۔۔ اس نے ابرو اچکائے

ہم کیوں بتائیں۔۔۔ تم بتاؤ یہاں کیا کر رہے ہو اور کیسے آئے؟ اب کے ہاریکا نے تیز لہجے میں کہا میں تو رستہ بھول گیا تھا۔۔۔ بلکہ رستہ ڈھونڈ رہا تھا۔۔۔ یہاں لگا کہ کوئی ہے۔۔۔ پوچھنے آیا تھا مگر۔۔۔ خیر اب یہ بتاؤ کہ کون سی جگہ ہے اور یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔؟ جنگلی لگتی تو نہیں۔۔۔ باتوں سے۔۔۔ اچھی خاصی

انسانوں والی زبان بول رہی ہو۔۔۔ اس کے لہجے میں طنز کے ساتھ ساتھ تعجب بھی تھا  
BEING THE STRING OF YOUR KITE  
ہم نہیں جانتے کہ کون سی جگہ ہے۔۔۔ اور لگ تو تم بھی انسان ہی رہے ہو۔۔۔ نور نے بھی دودھ و جواب دیا ہم تمہارا کہنے کا مطلب ہے تم بھی غلطی سے یہاں آئی ہو؟

نہیں خیر میں تو غلطی سے نہیں آئی۔۔۔ مگر غلطی کر دی آ کے۔۔۔ نور کا لہجہ عجیب تھا

تو پھر بتاؤ کیسے آئی۔۔۔ اور اگر غلطی کر دی ہے آ کے تو واپس کیوں نہیں گئی؟ اسے حیرت ہوئی

کیونکہ نہیں معلوم جانا کیسے ہے اور کدھر ہے۔۔۔ نور نے اپنا کیمرا اٹھایا۔۔۔ ہاریکا غار سے باہر ایک پتھر پہ بیٹھی ان کو باتیں کرتا دیکھ رہی تھی

حیرت ہے آنے کا رستہ معلوم تھا مگر جانے کا نہیں معلوم؟ جیسے آئی ہو ویسے ہی جانا بھی پڑے گا۔۔۔ وہ اس کی باتوں پہ حیران ہوا

کیونکہ یہاں آنے والا اپنی مرضی سے آتا ہے اور شاید نہ واپس جاتا ہے۔۔۔ اب کی بار ہاریکا نے جواب دیا ایسی کیوزمی اس بات کا کیا مطلب سمجھوں میں۔۔۔۔

کیونکہ یہ کوئی جادوئی جگہ ہے۔۔۔ نور نے کہتے بیگ اٹھایا اور ساتھ ہی ہاریکا کو اٹھنے کا اشارہ کیا۔۔۔ اندر سے ایک ڈھارس تھی کہ وہ دونوں اکیلی نہیں ہیں۔۔۔ یہ پاگل بھی تھا یعنی اور لوگ بھی تھے۔۔۔ مطلب یہاں سے نکلا جاسکتا تھا۔۔۔ یہ اتنا مشکل بھی نہیں تھا جتنا یہ دونوں رات کو سمجھی تھیں وہ اس بات پہ انہیں بے یقینی سے آنکھیں پھاڑے دیکھنے لگا۔۔۔

کیا ہوا سچ کہہ رہی ہے وہ۔۔۔۔ ہاریکا نے اسے صدمے میں دیکھ کے نور کی بات کی تائید کی ہا ہا ہا۔۔۔ وہ پہلے تو کچھ لمحے دیکھتا رہا اور پھر قہقہہ لگا کے ہنسنے لگا کیا ہے؟ وہ دونوں بولیں

BEING THE STRING OF YOUR KITE

جاری ہے

باقی آئندہ قسط میں



# پل صراط

عنیزہ نراہد



"تم مجھے ایک برا انسان سمجھتی ہونا۔ مجھے پہچاننے میں تم سے ذرا سی غلطی ہو گئی۔ میں صرف برا نہیں، ایک بدترین انسان ہوں۔" وہ گلاس میں شراب انڈیلتے ہوئے ایک ٹرانس میں کہہ رہا تھا۔ شراب گلاس سے باہر گرنے لگی تھی پر اسے تو جیسے ہوش ہی نہیں تھا۔ پھر اس نے وہ گلاس اٹھایا اور اسکی طرف دیکھا۔

وہ خوف سے اپنی جگہ پر سمٹی۔ "کیا کہہ رہی تھی تم؟ اس وقت تمہارا کوئی موڈ نہیں ہے مجھ جیسے شرابی کے منہ لگنے کا؟" وہ خود سے سوال کرتا، خود سے جواب دیتا اس کے قریب بیٹھا۔ "اور یہ کہ میں نشئی ہوں؟ آج تمہیں بھی شراب کی لذت چکھاؤں گا۔" اس نے گلاس منال کے منہ کے قریب کیا۔

☆☆☆

'کبھی تو تو بھی محبت کرے گا۔'

فاران احمد نے محبت کی تھی!

'تو بھی کسی کو ٹوٹ کر چاہے گا۔'

اس نے بھی کسی کو ٹوٹ کر چاہا تھا۔

اور پھر۔۔ پھر وہ تجھے چھوڑ جائے گی۔'

اور پھر وہ اسے توڑ گئی۔

'پھر میں تیرے پاس آؤں گا۔ اور کہوں گا کہ دل پہ مت لے۔ وہ چلی گئی تو کیا ہوا، کوئی اور آجائے گی۔' اس کے جانے کے بعد کوئی نہیں آیا۔ اس نے آنے ہی نہ دیا۔

ایسین فتح



# ابراہیم

"یہاں دستخط کرو غازہ ! " کاغذ غازہ کے سامنے کرتے ہوئے انہوں نے کہا تو غازہ نے ایک نظر اپنے سامنے بیٹھے اس اجنبی شخص کو دیکھا جس سے ابھی وہ چند گھنٹوں پہلے ملی تھی۔ ان چند گھنٹوں کی ملاقات نے اس شخص کو اس کا مختار بنا ڈالا تھا۔ زندگی میں پہلی بار قلم پکڑتے ہوئے غازہ کے ہاتھ بڑی طرح کانپنے لگے۔ وہ تو با آسانی قلم تھام کر شفاف کاغذ پر آدھی ترچھی لکیریں کھینچ کر بہت سارے خاکے بنا لیا کرتی تھی، کچھ دھندلے ہوتے تو کچھ میں پہلی ہی حسرت میں جان موجود ہوتی۔

"تم رشتے کھونے سے ڈرتی ہو غازہ ! " سیکم کا چند روز قبل کہا گیا جملہ کان کے پردے پر ابھرا تھا۔ "بچ کہا تھا تم نے میں رشتے کھونے سے ڈرتی ہوں سیکم ! اور یہ نیا دھور رشتہ بھی شاید میں کھونے کے لیے ہی بنا رہی ہوں۔" دل میں اس کے کہنے کا جواب دے کر اس نے کاغذ پر قلم گھسیٹا تھا۔ عجیب بات تھی وہ ایک کاروباری شادی کے لیے دلہن بنی ہوئی تھی۔

☆☆☆

"میری زندگی برباد کر کے تم یہاں سکون سے سو رہی ہو۔ شام سے مینو مجھے فون کر رہی ہے اور میں اس کا فون نہیں اٹھا رہا جانتی ہو کیوں؟ کیونکہ میں اس سے بے وفائی کرنے پر بے حد شرمندہ ہوں۔ اپنی زندگی میں پہلی بار میں نے کسی کو چاہا ہے اور تم زبردستی ایک بزنس ڈیل کی طرح میرے سر پر آ گئی ہو۔" وہ بالوں میں ہاتھ چلاتا ہوا اپنے اندر کا سارا انتشار اس پر انڈیل رہا تھا۔ غازہ خاموشی سے بس اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔ اسے واقعی ہی اس شخص پر ترس آیا تھا جس کی محبت آباد ہونے سے پہلے ہی اس کے باپ نے اجاڑ دی تھی۔ وہ بستر سے اتر کر اس کے نزدیک آئی تھی۔

"میں بہت تلخ ہو چکی ہوں کلج ! جانتے ہو کیوں؟" اس نے اس کے چہرے کی جانب دیکھتے ہوئے انتہائی آہستگی سے کہا تھا۔

"کیونکہ اس دنیا اور معاشرے کی سفاکی آپ کو تلخ بنا دیتی ہے۔ اول تو مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ تم کسی سے کمینڈ ہو اور بالفرض اگر مجھے معلوم بھی ہوتا تو تب بھی میں وہاں کچھ نہیں کر پاتی۔ میں یہ کاغذی تعلق تب بھی نہیں روک سکتی تھی۔ تمہاری مجرم میں نہیں ہوں کلج ارسلان ! بلکہ اپنے مجرم تم خود ہو۔ مینو کے مجرم تم ہو جو محض اپنے باپ کی لالچ کے ہاتھوں اپنی محبت پر ایک کاغذی سوتن لے آیا۔" وہ سینے پر بازو پیٹتے انتہائی تلخی سے کہہ رہی تھی جبکہ کلج بس حیرت سے اس کی جانب دیکھ رہا تھا۔

Click here

safareadab.com

# تطمئن القلوب



## دنوشہ آرزو

"جانتے ہو میرے لیے اب محبت کیا ہے۔" وہ آنسوؤں کو بمشکل روکے ہوئے تھی۔ "م جس سے (ال) مالک شروع ہوتا ہے، ج جس سے (ال) حلیم شروع ہوتا ہے، ب جس سے (ال) باری اور ت سے تمنا (وہ جو اللہ سے کی جاتی ہے) شروع ہوتی ہے۔ بس یہی ہے میرے نزدیک محبت!" وہ ضبط کی انتہا پہ تھی۔ "ایک وقت تھا تم میری تمنا تھے مگر اب صرف ایک ہی تمنا ہے میری۔۔۔ اللہ۔۔۔ بس اللہ۔۔۔" وہ رکی اور گہرا سانس لے کر بولی۔ "ایک بار بھائی نے کہا تھا کہ ایک بار جو چڑھ جائے رنگ حب الہی تو اترتا نہیں۔۔۔! ہاں وہی رنگ چڑھ گیا ہے مجھے۔" وہ زید کی خاموشی سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ اب ایک آخری جملہ رہ گیا تھا کہنے کو۔ وہ ہمت پیدا کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ وہ کہنے لگی تھی کہ زید بولا۔ "تمنا تمہیں نہیں بھی ہے تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ میں تمہارا ہوں، تمہارا تھا، اور تمہارا ہی رہوں گا۔ شوہر کی تمنا بھی ہوتی ہے بھلا کسی کو۔" وہ مسکراتے کی کوشش کر رہا تھا۔

"شوہر کے غیر محرم ہونے میں بس ایک دستخط کی دیر ہوتی ہے۔" وہ سنگدل ہو چکی تھی۔ دوسری جانب زید کو دھچکا لگا تھا۔

☆☆☆

"مجھے سننے میں آیا ہے کہ تم کسی کو پسند کرتی ہو۔" اسے جھکا لگا کیا وہ جان گئے تھے۔ وہ ذرا بوکھلا گئی مگر جھوٹ وہ نہیں بولنا چاہتی تھی۔

"جی، مگر آپ سے کس نے کہا؟" اس نے لکھ ہی دیا۔

"وہ اہم نہیں ہے۔ تم یہ بتاؤ کہ اس کا نام کیا ہے؟" وہ کچھ مزید بوکھلائی۔ اب کیا کرے؟

"میں نہیں بتا رہی۔ ابھی کچھ کنفرم نہیں ہے۔ میں ایسے تو نام نہیں بتا سکتی نا؟" اسے یہی جواب ٹھیک لگا تھا۔ اس نے سوچا تھا کہ وہ یہ تاثر دے گی کہ وہ جو کوئی بھی ہے اس نے سوچنے کا وقت مانگا ہے۔ اب جھوٹ ہے تو جھوٹ سہی۔ شرم سے توجہ جھانکے گی نا۔

"ویسے تم نہ بھی بتاؤ تو میں جانتا ہوں وہ کون ہے۔" وہ گھبراہٹ میں پگھل رہی تھی جلتی موم کی طرح۔

اچھا اتنے پریقین ہیں تو بتائیں نام؟" اس نے ڈرتے ڈرتے ناپ کیا۔

"میں جانتا ہوں تم مجھے ہی پسند کرتی ہو، آخر۔۔۔" وہ دم بخود رہ گئی۔ آخر وہ کیسے جان سکتے تھے؟ در اگر وہ جانتے تھے تو کب سے جانتے تھے؟ وہ حیران بھی تھی اور پریشان بھی۔

"اگر تمہاری مجھ سے شادی نہ ہوئی ہوتی اور تمہیں موقع ملتا تو کیا تم حسن خان کو اپنا بیٹا؟"

رقیہ الجھ سی گئی۔ "میں سمجھی نہیں آپ کی بات کا مطلب۔"

وارث جان نے بہت سوچنے کے بعد سوال کا انداز بدل دیا۔ "تمہیں مجھ میں یا حسن خان میں سے کسی ایک کو چننا ہو تو کسے چنوں گی؟"

رقیہ وارث کے اس سوال پر ناراض ہو گئی۔ "کیا ہو گیا ہے آپ کو۔۔۔ یہ کیسا عجیب سا سوال ہے۔ آپ شوہر ہیں میرے اور وہ کوئی نہیں میرا۔ بس ساتھ پڑھتا ہے اور اچھا کلاس فیلو ہے۔ اس کا آپ سے کیا مقابلہ!!!!"

وارث جان ابھی بھی الجھا ہوا تھا۔ "رقیہ میں صرف اور صرف تمہیں خوش دیکھنا چاہتا ہوں۔ اگر تم حسن خان کے ساتھ کو پا کر خوش رہ سکتی ہو تو۔۔۔" اس کے باقی ماندہ الفاظ اندر کہیں دب کر رہ گئے تھے۔ رقیہ جو وارث جان سے کبھی اونچی آواز میں بولنے کا سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔ اس نے وارث جان کے گال پر زور دار تھپڑ مار دیا۔ اسے خود بھی اندازہ نہیں تھا کہ کیسے اس کا ہاتھ وارث پر اٹھ گیا۔

☆☆☆

"امبر تم نے کہیں رقیہ کو دیکھا ہے۔ مجھے گیٹ سے پتا چلا کہ رقیہ آچکی ہے۔" رقیہ کی حسن کی طرف بیک تھی۔ رقیہ مسکراتے ہوئے بلیٹی اور حسن خان وہیں دل تمام کر کھڑا ہو گیا۔ "اف۔۔۔ کوئی اتنا خوبصورت کیسے ہو سکتا ہے۔" اس سے پہلے کہ حسن خان مزید کچھ اور کہتا رقیہ اس کی طرف بڑھی۔ حسن خان کی آنکھوں کی چمک بتا رہی تھی کہ آج وہ رقیہ کو پا لینے کے جنون سے آیا ہے۔ حسن خان کے ساتھ اس کی والدہ بھی تھیں۔ انہوں نے رقیہ کے لیے تعریفی جملے کچھ اس طرح کہے۔ "بہت خوبصورت ہو تم اور آج تو بہت زیادہ حسین لگ رہی ہو۔ جانتی ہو آج مجھے کیوں لایا ہے اپنے ساتھ؟؟" ابھی وہ مزید کچھ کہتیں کہ رقیہ نے مسکرا کر حسن کو مخاطب کیا۔

"حسن ان سے ملو میرے سہنڈ۔ سردار وارث جان۔" حسن کی آنکھیں پھٹ سی گئیں وہ بے اختیار بولا "کیا؟؟؟ کیا کہا ہے تم نے۔۔۔؟؟؟ کون ہے یہ؟؟۔۔۔ مطلب تمہارے ساتھ کیا رشتہ ہے ان کا؟؟؟"

Click here

safareadab.com

# وراثت

## فاطمہ ملک



## ناول آئینہ دار کی دیکھی جھلک

”میں رشتہ داری کو بھی ایک حد تک نبھاتی ہوں اور وہ حد پار ہو چکی ہے۔ اس لیے میں آپ کے بیٹے پر اس کے دوست سمیت ہر اسمنٹ کا کیس دائر کروں گی۔ امید ہے کچھ ماہ تک جیل میں رہے گا تو طبیعت اچھی طرح درست ہو جائے گی۔“ آخری وار کیا اور وار کافی پروفیشنل تھا۔

آسیہ بیگم اور حیدر دونوں کے ایک ساتھ پسینے چھوٹے۔

”میرے بیٹے کو نامرد کہہ رہی ہو اور یہ جو تمہارے پیچھے کھڑا ہے اس میں کتنی مردانگی ہے۔ ایک عورت کے کندھے پر رکھ کر بندوق چلا رہا ہے۔“ آسیہ بیگم ابھی بھی باز نہ آئیں۔

خلیل نے اپنی سرخ شکوہ کناں آنکھیں اپنی سوتیلی ماں پر گاڑیں۔

”میرے پیچھے کھڑا مرد اپنی اعلیٰ تربیت کا ثبوت دے رہا ہے۔ اور یقین جانیں اگر آج اس کی ماں حیات ہوتی تو میں اس عورت کے ہاتھ پکڑ کر ان سے کہتی کہ آپ کا بیٹا ایک عظیم انسان ہے۔“

Safar-e-Adab

BEING THE STRING OF YOUR KITE

www.safareadab.com

WEB SPECIAL NOVELLETE

# آئینہ دار

ایمن فاطمہ

قسوہ نے ایک نظر خلیل کو دیکھتے ہوئے مسکرا کر

کہا۔ لہجہ مضبوط تھا چٹانوں کی طرح مضبوط!

خلیل نے اپنے آگے کھڑی اس لڑکی کے بالوں

سے ڈھکے سر کو دیکھا۔

کیا تھی وہ لڑکی۔ اس کے الفاظ اسے اندر تک سر

شار کر گئے تھے۔ احساس کمتری کا شکار وہ

شخص ان چند دنوں میں اپنے آپ کو ایک مکمل

انسان محسوس کرنے لگا تھا۔ صرف چند دن اور

کیا ہوتا اگر وہ لڑکی ہمیشہ اس کے ساتھ رہتی۔

Safar-e-Adab

BEING THE STRING OF

مکمل ناول فری میں پڑھنے کے لیے یہاں

کلک کریں۔

[safareadab.com](http://safareadab.com)

سفر ادب کی جانب سے ناولوں کی پی ڈی ایف کاپی کو ہر غلطی سے ماورا بنانے کی پوری کوشش کی گئی ہے۔ کسی بھی طرح کی غلطی پائی جانے پر اسے محض اتفاق سمجھا جائے۔ ہماری ٹیم کے تیار شدہ پی ڈی ایف کے تمام جملہ حقوق سفر ادب کے نام محفوظ کر لیے گئے ہیں۔ کسی ادارے یا شخص کی جانب سے ہمارے کام کو اپنے آفیشل استعمال میں لانے کی کوشش کو غیر قانونی سمجھ کر سفر ادب کی جانب سے کارروائی کی جاسکتی ہے۔

- ٹیم سفر ادب